REGD. NO L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

قیمت ا/

اتوار ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ // ۱۰ تبوک ۱۳۲۹ ھش // ۱۰ ستمبر ۱۹۵۰ء // نمبر ۲۰۹

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہوار ۲ روپے ۸ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کیلئے خاص دعاؤں کی ضرورت

کراچی ۸ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف اور پاؤں کے درد نقرس میں آج قدرے افاقہ ہے۔ الحمد للہ۔

ڈرگ روڈ کراچی ۹ ستمبر۔ حضور کو کھانسی کی تکلیف اور پاؤں میں درد نقرس کی اذیت بدستور ہے لیکن اب دونوں تکلیفوں میں قدرے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔

نواب صاحب کی صحت

لاہور ۸ ستمبر۔ حضرت محترمہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ رقمطراز ہیں:- "مکرم نواب محمد عبد اللہ خان کی طبیعت گزشتہ ڈیڑھ ہفتہ سے ہائی بلڈ پریشر کے دوروں کی وجہ سے ناساز ہے۔ دوسرے تیسرے دن یہ حملہ ہو جاتا ہے۔ گو بلڈ پریشر کے دورے پر ادویہ کے ذریعے جلد ہی قابو پا لیا جاتا ہے لیکن اس عرصے میں دل کی حالت کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ نواب صاحب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

لاہور ۹ ستمبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو سر میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت اماں جان کی صحت کے لئے دعائیں فرمائیں۔

آل پاکستان لیبر انجمن کا قیام

کراچی ۹ ستمبر۔ پاکستان کی سات مزدور انجمنوں نے آج اپنے آل پاکستان لیبر فیڈریشن میں ضم ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس انجمن کی ۱۸۰ ایسی انجمنیں رکن ہیں۔ جن کے ممبروں کی تعداد ۳ لاکھ ۷۰ ہزار تک ہے۔ اب اس سے صرف ایک لیبر ادارہ باہر ہے جس پر کمونسٹوں کا تسلط ہے۔

مودودی صاحب کی حوصلہ شکن تقریر

ملتان ۳ ستمبر مسلم لیگ کے ایک سرگرم رکن سردار عبد الجبار خان نے حسب ذیل بیان مودودی صاحب کی ملتان والی تقریر کے متعلق بغرض اشاعت جاری کیا ہے:

"حال ہی میں ملتان میں جماعت اسلامی کا جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس سے قبل مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کے پیرووں نے خاص طور پر اس امر کا پراپیگنڈا شروع کر رکھا تھا کہ مولانا صاحب کی نظر بندی محض اس لئے عمل میں لائی گئی تھی کہ وہ پاکستان میں شرعی نظام حکومت کا مطالبہ کرتے تھے۔ اس بات سے زیادہ کوئی اور بات حقیقت سے اتنی دور نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ ہر شخص پر واضح ہے کہ مولانا کی نظر بندی محض اس لئے وقوع میں آئی تھی۔ کہ ان کا رویہ مسئلہ کشمیر کے متعلق جذبہ حب الوطنی کے سراسر منافی تھا۔ ہر وہ شخص جس نے مولانا کی باغ والی تقریر سنی وہ اس سے بددل اور مایوس ہوا۔ مایوسانہ تقریر کو سن کر ایک شخص تو مولانا سے یہ بات دریافت کرنے پر مجبور ہو گیا۔ کہ "کیا خود مولانا میں مرد صالح کی تمام صفات موجود ہیں؟" لیکن مولانا اس پر کاملاً خاموش ہو رہے۔ آپ نے پاکستان کے بعض تاریک پہلو پیش کر کے حاضرین کو حکومت سے بددل کرنے کی کوشش کی۔ (ڈان انگریزی)

اعلان تعطیل

قائد اعظم کے یوم وفات پر پریس بند ہونے کی وجہ سے ۱۲ ستمبر کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ (مینیجر)

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا تیسرا کامیاب اجتماع

جنوبی ریاستوں میں نیا تبلیغی مرکز کھولنے اور اسلامی لٹریچر کی ترویج و اشاعت کے متعلق اہم فیصلے۔ ۶ افراد نے اسلام قبول کیا

واشنگٹن ۹ ستمبر برقیہ۔ امریکہ میں جماعت ہائے احمدیہ کے تیسرے اجتماع کے متعلق امریکی احمدیہ مشنوں کے انچارج مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے:—— دو اور تین ستمبر کو جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا تیسرا کامیاب اجتماع منعقد ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے نہایت ہی کامران اور بابرکت ثابت ہوا۔ اجتماع کے متعلق متعدد امریکی احمدی اکابر۔ یورپین مشنز کانفرنس اور پاکستانی احمدی اکابر کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے جنہیں اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ پہلا موقع تھا۔ کہ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیموں نے مرکزی حیثیت سے اپنے اپنے جلسے منعقد کئے۔ اجتماع کے دوران میں چھ افراد نے قبول اسلام و احمدیت کا اعلان کیا۔ الحمد للہ—— اجتماع میں اب کے گزشتہ تمام اجتماعوں کی نسبت بہت زیادہ مندوبین اور ارکان نے شرکت کی۔ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے آئندہ سال کے پروگرام کے متعلق بعض نہایت ہی اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ جن میں سے یہ تین فیصلے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول:- جنوبی ریاستوں میں ایک نیا تبلیغی مرکز قائم کیا جائے۔ دوم:- امریکہ کی کم از کم سو لائبریریوں میں اسلامی لٹریچر رکھوایا جائے۔ سوم:- آئندہ سال کے اندر اندر قبرستان کے لئے جگہ خرید کی جائے۔ وغیرہ وغیرہ

اجلاس کے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اور امریکہ میں اسلام و احمدیت کی ترویج و ترقی کے لئے خاص طور پر درد و کرب کے ساتھ دعا کی گئی (نامہ نگار خصوصی)

لندن ۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن سلامتی کونسل کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دینے کے لئے لیک سکسیس روانہ ہو گئے۔ کراچی ۹ ستمبر۔ حکومت لنکا کی دعوت پر پاکستانی فضائیہ کا ایک خیر سگالی کا وفد ۱۰ ستمبر کو کولمبو جائیگا اور وہاں تین دن رہے گا۔

ڈھاکہ چاٹگام میل کو حادثہ۔ پچاس افراد ہلاک۔ پچاس زخمی!

ڈھاکہ ۹ ستمبر۔ کل حیرت بازار سے دو میل دور ایسٹ بنگال ریلوے پر جو حادثہ ہوا تھا۔ آج اس کے متعلق پہلا غیر سرکاری تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس تخمینے کے مطابق اس حادثے میں ۵۰ افراد ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔ مشرقی بنگال کی امدادی جماعتوں نے جائے وقوع پر پہنچ کر اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ ریلوے پولیس اس وقت تک ۵ لاشیں برآمد کر چکی ہے۔ یہ حادثہ ڈھاکہ چاٹگام میل کو حیرت بازار سے دو میل کے فاصلے پر پیش آیا۔ جب انجن اور تین ڈبے پانی میں گر گئے۔ ایک ڈبہ لٹکا رہا۔ اور پانچواں پٹڑی سے اتر گیا۔ پٹڑی کو بغور جانچنے پر پٹڑی کے پاس اکھاڑے ہوئے پیچ بھی ملے ہیں۔ جس سے قیاس کیا گیا ہے کہ یہ حادثہ سبوتاژ کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا اس حادثے کی سرکاری طور پر تفتیش کا حکم دیا گیا ہے۔ ۳۹ زخمیوں کو فوراً برہمن بڑیہ کے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔ بعض کی مرہم پٹی حیرت بازار ہی میں کی جا رہی ہے۔

کوریا کے محاذ جنگ

کوریا کا محاذ جنگ ۹ ستمبر۔ کمونسٹوں کی تیز تر پیش قدمیوں سے اب یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کمونسٹ فوجیں ٹائیگو سے پوسان کے راستے پر ریلوں اور سڑکوں کے اہم مرکز چانگ ہو کے اہم مقام کو بھی چھوڑ جائیں گی۔ اس طرح وہ اس وادی کے قریب پہنچ جائیں گی۔ جو پوسان سے ۴۷ میل کے فاصلے پر ہے۔ کل کمونسٹ فوجوں نے اقوام متحدہ کی فوجوں میں جو دراڑ پیدا کر دی تھی۔ اسے پُر کر لیا گیا۔ اور ۳۰۰ کے قریب کمونسٹ سپاہی گھیر لئے گئے۔ کمونسٹ فوجوں نے ہامان کے ۳ میل مغرب پر ایک اہم چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ آج اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے ۲۰۰ پروازیں کر کے ریلوں کے اڈوں اور ریلوے لائنوں کو نشانہ بنایا۔

مزید چھ ہزار مہاجرین بھارت جائیں گے

کراچی ۹ ستمبر۔ آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق حکومت ہندوستان نے یو پی کے مزید چھ ہزار مہاجرین کو واپس لینے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ یہ چھ ہزار مہاجرین دو قسطوں میں بھیجے جائیں گے ۳۰ ہزار ماہ ستمبر میں اور ۳ ہزار اکتوبر میں۔ پرمٹ اور ٹکٹ حاصل کرنے کے متعلق وہی طریقہ عمل ہے جو پہلے ۵ ہزار مہاجرین کے لئے تھا۔

سیلاب زدگان کیلئے گیارہ امدادی مرکز

لاہور ۹ ستمبر۔ لاہور کا پنجاب کے شمالی حصوں سے جو ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ کٹ گیا تھا۔ وہ آج سے جاری ہو گیا۔ اب سوائے قصور کے باقی تمام سیلاب زدہ علاقوں میں پانی اتر رہا ہے۔ قصور کا علاقہ ستلج میں طغیانی کی وجہ سے زیر آب آیا ہے۔ آج گورنر پنجاب نے اس سلسلے میں اعلیٰ سول و فوجی حکام کی ایک کانفرنس طلب کی۔ اور لاہور اور اس کے نواحی علاقوں میں ریلیف سنٹروں کے جال بچھا دینے کی تجویز پر غور کیا۔ امید کی جاتی ہے کہ پیر تک گیارہ ایسے امدادی مرکز قائم ہو جائیں گے۔ گورنر پنجاب نے ایک خط میں جو ایریا کمانڈر میجر جنرل محمد اعظم کے نام لکھا گیا ہے۔ پاکستانی بری فوجوں اور فضائی فوجوں کی احسن خدمات کو سراہا ہے۔ (سٹاف رپورٹر)

حضور ایدہ اللہ ربوہ تشریف لا رہے ہیں

کراچی ۹ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سکرٹری مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں:-

"سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عنقریب واپس ربوہ تشریف لانے والے ہیں۔ اس لئے حضور کی ڈاک ۱۵/۹ کے بعد کراچی کی بجائے ربوہ کے پتہ پر بھیجی جایا کرے"۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی بے نظیر اسلامی خدمات

عظیم الشان تبلیغی کام

از مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل

(۱) حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کیا پیغام لائے۔

(۲) آپؐ نے اس پیغام ربانی کی اشاعت کے لئے کیا جدوجہد کی۔

(۳) آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو اس پیغام کے متعلق کیا تلقین کی۔

یہ تین اہم امور ہیں جو ہر سچے مسلمان کے لئے قابلِ غور ہیں یعنی وہ پیغام جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت تمام اہل دنیا کو دیا اور جس کا نام "اسلام" رکھا گیا ہم اس ربانی پیغام کو کما حقہ سمجھتے یا اس کے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ پھر اس پیغام کی اشاعت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس رنگ میں سعی کی اور دن رات اسے لوگوں تک پہنچانے میں منہمک رہے اور ہر اسود و احمر اور عربی اور عجمی کے کانوں تک اس الٰہی آواز کو پہنچایا۔ اور اس بارہ میں ہر طرح کی تکالیف اور مصائب کا سامنا کیا۔ کیا ہم بھی آپ کی اتباع میں اس پر عمل پیرا ہیں۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو یہ تاکید بھی فرمائی کہ اسلام کا یہ پیغام عالمگیر ہے۔ اور تمام دنیا میں اس کی تبلیغ ضروری ہے

تبلیغ اسلام کی اہمیت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہایت زوردار الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ یاایّھا الرّسول بلّغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلّغت رسالتہ۔ واللہ یعصمک من النّاس۔ (مائدہ ۹-۸) کہ اے رسول جو کلام تجھ پر اتارا گیا ہے اور جو تعلیم ہم نے تجھے دی ہے تو اسے لوگوں تک اچھی طرح پہنچا دے۔ کیونکہ اصل کام یہی ہے اگر تبلیغ کا یہ کام سرانجام نہ پایا تو پھر کچھ بھی نہ ہوا اس پیغام کے پہنچانے میں تکالیف اور مصائب درپیش ہونگی سو اس بارہ میں اطمینان رکھو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے آپ کو محفوظ رکھے گا۔ قرآن مجید کی اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا اور اہم کام یہ قرار دیا کہ آپ الٰہی پیغام کو اچھی طرح لوگوں تک پہنچا دیں اور اس بارہ میں یہاں تک زور دیا کہ فرمایا وان لم تفعل فما بلّغت رسالتہ کہ اگر یہ پیغام عمدگی کے ساتھ اور کثرت سے لوگوں تک نہ پہنچایا گیا تو ہم سمجھیں گے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کا یہ پیغام لوگوں تک پہنچایا ہی نہیں اور جو فریضہ آپ کے سپرد کیا گیا تھا وہ ادا نہیں ہوا نہ صرف اس آیت کریمہ میں بلکہ قرآن مجید کے دیگر مقامات پر بھی جا بجا اسبات کی تاکید وارد ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ آپ اسلام کا پیغام لوگوں کو خوب اچھی طرح سے پہنچائیں۔ اور جو احکام آپؐ پر نازل ہوتے ہیں انہیں وضاحت سے لوگوں کے سامنے پیش کریں اپنے قریبی رشتہ داروں اور خاندان کے افراد میں بھی تبلیغ کریں اور انہیں اسلام کے قبول کرنے کی دعوت دیں اور اسی طرح دوسرے لوگوں تک بھی یہ ربانی پیغام پہنچائیں اور انہیں شرک اور بت پرستی سے نکالکر توحید پرست اور باخدا انسان بنائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر جس رنگ میں عمل کیا۔ آپ کی ساری زندگی اس پر گواہ ہے۔ دن ہو یا رات۔ امن کا زمانہ ہو یا جنگ کا آپ کبھی فریضہ تبلیغ سے غافل نہیں ہوئے۔ خدا تعالیٰ کا یہ پیغام ہر وقت آپؐ کے سامنے رہتا تھا اور اس کے متعلق کوئی موقعہ بھی آپؐ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے اس راستہ میں آپؐ کو مصائب و تکالیف کیا جاتا تھا۔ لیکن آپ ان سب مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرتے تھے اور اپنے ماننے والوں کو بھی صبر اور برداشت کی نصیحت فرماتے۔ اسی تبلیغ کی خاطر آپؐ کے مربی چچا کو آپؐ سے الگ کرنے کی کوشش کی گئی اور اس کے بالمقابل یہ لالچ بھی دیا گیا کہ اگر آپ اسلام کی تبلیغ کرنا چھوڑ دیں تو اہل مکہ آپ کو اپنا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اور تمام سہولتیں اور راحتیں آپؐ کو حاصل ہوں گی۔ لیکن آپ نے بڑے استقلال اور دردمندی سے فرمایا اے میرے پیارے چچا یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ لیکن میں اپنے پیدا کرنے والے کا پیغام کسی صورت میں چھوڑنے کو تیار نہیں ہوں۔ خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ سورج اور چاند بھی میرے ہاتھوں پر لاکر رکھدیں تب بھی نہیں۔

مکہ میں آپ کی رہائش کو دوبھر کر دیا گیا۔ آپؐ کے ماننے والوں کو جسمانی تکالیف دی گئیں۔ یہاں تک کہ بعض کو شہید کر دیا گیا۔ عورتوں اور بچوں تک کو انتہائی مصائب کا نشانہ بنایا گیا۔ خانہ خدا یعنی بیت اللہ میں عبادت کی حالت میں آپ پر اونٹنی کا بچہ دان رکھا گیا۔ راستہ میں غلاظت اور کانٹے بکھیرے گئے کئی سال تک ایک محلہ میں محصور رکھا گیا۔ اور خورد و نوش کی اشیاء کا بائیکاٹ کیا گیا۔ یہی نہیں جب آپ ایک دوسری بستی طائف میں یہ پیغام الٰہی پہنچانے گئے تو آپ پر پتھر برسائے گئے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ان تمام تکالیف کے باوجود ایک بلند پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر ڈٹی رہی۔ دشمنوں کی عداوت سے بے پرواہ ہو کر۔ اور تکلیف دینے والوں کی اذیت سے بے نیاز ہو کر آپ تبلیغ اسلام میں منہمک رہے۔ خدا کا نام بلند کرنے میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ دشمن بھی پکار اٹھا کہ عشق محمد ربہ

م کہ اس شخص کو تو اپنے رب کا جنون ہو گیا ہے اسے جس قدر زیادہ تکلیف دی جاتی ہے یہ اتنا ہی خدا کا نام اور مزے سے لیتا ہے۔ ہم اس کے رستہ میں جتنی روکاوٹیں ڈالتے ہیں یہ اتنا ہی زیادہ تبلیغ میں انہماک ظاہر کرتا ہے۔ غرض یہ وہ پاک نمونہ تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے بارہ میں ہمارے سامنے رکھا۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان حضور سرورِ کائنات کے اس نمونہ سے آگاہ ہیں یا نہیں اگر آگاہ ہیں تو کیا وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ آج مسلمانوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچتی ہیں۔ دنیا میں ان کی سلطنتیں بھی موجود ہیں۔ بڑے بڑے نواب۔ جاگیردار اور رئیس بھی ہیں اور بڑی بڑی جماعتیں بھی ہیں۔ احراری بھی ہیں اور جماعت اسلامی بھی لیکن وہ فریضہ تبلیغ کس حد تک ادا کر رہے ہیں۔ غیر مسلموں کو اسلام کی تبلیغ کہاں کہاں اور کس طرح کی جا رہی ہے۔ کیا یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی اور رہنما نہیں مانتے اگر مانتے ہیں اور یہ محض لفظی دعوے نہیں۔ تو بتائیں کہ وہ اہم کام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس پر وہ کہاں تک عمل کر رہے ہیں۔ افسوس! صد افسوس!! کہ حق تو خود یہ کام کرتے ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ جس نے اس تبلیغی کام کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اور جو ہمہ تن اس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہے۔ اس کی مخالفت کرنا انہوں نے اپنا فرض سمجھ لیا ہے اور ان کی تمام کوششوں کا مرکزی نقطہ یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی جائے یا بالفاظ دیگر تبلیغ اسلام کے کاموں کو روکا جائے (باقی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی حیدرآباد میں آمد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳۱ اگست رات کو گیارہ بجے ناصر آباد سے بمع قافلہ حیدرآباد تشریف لائے۔ حضور کے استقبال کے لئے احباب جماعت اسٹیشن پر موجود تھے حضور کے قیام کا انتظام سید غلام مرتضےٰ صاحب ایس ای کے بنگلہ پر تھا۔ یکم ستمبر کو صبح ۹ بجے جناب میر علی بخش صاحب حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔ میر صاحب موصوف سندھ کی رائل فیملی میں سے ہیں۔ ۱۰ بجے حضور کوٹری بیراج دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے یہ بیراج کوٹری سے پانچ چھ میل اوپر دریائے سندھ پر بن رہا ہے۔ جناب شیخ اللہ دیا صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر اور جناب سید غلام مرتضےٰ صاحب ایس ای اور بعض دیگر خدام حضور کے ہمراہ تھے۔ بیراج سے واپس آکر نمائندگان پریس کو حضور نے ملاقات کا موقعہ دیا۔ نمائندگان کے سوالات کے حضور نے جواب دیئے۔ اور اسلامی پردہ۔ مسئلہ کشمیر اور اس کا حل۔ جماعت احمدیہ کا مستقبل اور اس کی رفتار ترقی پر حضور نے روشنی ڈالی۔ اسی سلسلہ میں حضور نے عبدالشکور کنزے صاحب اور برادرم رشید احمد صاحب امریکن کا تعارف کرایا جو اپنے اپنے ملکوں سے تعلیم دین کی غرض سے پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں اور اسوقت حضور کے ہمراہ ہیں۔ اس کے بعد سندھ کی مختلف جماعتوں کے احباب کو حضور نے معانقہ اور ملاقات کا شرف بخشا۔ جو باہر سے حضور کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے جمعہ کی نماز حضور نے بنگلہ پر پڑھائی۔ اور خطبہ میں "نماز قصر" کے متعلق مسائل بیان فرمائے۔

۵ بجے حضور مکرم چوہدری محمد سعید صاحب خلف نواب محمد الدین صاحب مرحوم و مغفور کے مکان پر چائے کے لئے تشریف لے گئے۔ چوہدری صاحب موصوف نے اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی مدعو کیا ہوا تھا ۶ بجے شام حضور تھیوسافیکل بیسنٹ ہال میں تشریف لے گئے اور "اسلام اور کمیونزم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر سوا گھنٹہ جاری رہی پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے حضور نے بیٹھ کر تقریر فرمائی۔

تقریر نہایت سکون اور اطمینان سے سنی گئی۔ صدارت کے فرائض جناب ایم حافظ صاحب بار ایٹ لاء ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر حیدرآباد نے سرانجام دیئے۔ ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ سامعین میں وکلاء۔ پروفیسر تجار۔ جج۔ نمائندگان پریس۔ علماء اور دیگر معززین شہر شامل تھے۔ سندھ کی احمدیہ جماعتوں کے احباب دور دور سے حضور کے ملفوظات سننے کے لئے حیدرآباد پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ نواب شاہ۔ سکھر۔ دادو۔ باندھی بدین۔ محمود نگر۔ تلہار۔ بادرہ۔ بشیر آباد۔ محمود آباد۔ کنری۔ کوٹ احمدیاں۔ کوٹری۔ ٹنڈو الہ یار کی جماعتوں کے احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ رات کے کھانے کی دعوت جناب مرزا مقصود بیگ صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر حیدرآباد نے دی تھی۔ دوران قیام حیدرآباد میں حضور کی مہمان نوازی کے فرائض جناب سید غلام مرتضےٰ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر نے ادا فرمائے۔ نیز دوپہر کو تمام باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے کھانے کا انتظام شاہ صاحب موصوف نے فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ایک بجے رات حضور بمع قافلہ کراچی کیلئے روانہ ہوگئے حیدرآباد میں حضور کا پروگرام بہت مصروف تھا۔ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ مگر باوجود ناسازی طبع کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملاقاتوں اور دیگر دینی کاموں میں پوری طرح مشغول رہے (خاکسار غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ از حیدرآباد سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

احمدیت کیوں تیزی سے پھیل رہی ہے؟

۹ ستمبر ۱۹۵۰ء

احراریوں کے ترجمان "آزاد" ۴ ستمبر ۱۹۵۰ء میں "بساط سیاست" اور "ممالک اسلامیہ میں تبلیغ مرزائیت" کے دوہرے عنوان کے تحت ایک نوٹ شائع ہوا ہے جو حرف بحرف ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ آزاد لکھتا ہے:

"اسلامی ممالک میں پاکستان کے خلاف جو پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور پاکستان پر جو الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سب سے سنگین حکومت پاکستان کی مرزائیت نوازی اور قادیانیت دوستی ہے۔ افغانستان کے بے بنیاد پروپیگنڈا سے قطع نظر مؤتمر عالم اسلامی کے نمائندہ حسن الاعظمی نے مصر سے واپسی پر کراچی میں جو بیان دیا اس میں بتایا ہے کہ مصر کی سب سے بڑی درسگاہ جامع ازہر کی دیواروں پر عربی "پاکستان مردہ باد" کے نعرے موٹے حروف میں کئی روز تک لکھے رہے۔

ہم جب اس قسم کی خبریں سنتے ہیں تو انہیں بھارتی سفارت خانوں کی شرارت قرار دے کر خود کو بہلا لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو بہت سی ایسی وجوہ موجود ہیں کہ جن سے پاکستان کی مرزائیت دوستی کا شبہ ہو سکتا ہے۔

چودھری سر محمد ظفر اللہ کی سرگرمیوں کو تو چھوڑئیے کہ وہ یو۔این۔او کے اجلاس کو چھوڑ کر امریکہ کے ایک شہر میں مرزائی مبلغوں کی کانفرنس میں تقریریں فرماتے اور نیو یارک میں مرزائی مشن کے لئے مکان تلاش کرتے رہے۔ اسلامی ممالک میں جب پاکستان کے شیخ الاسلام کی کتاب "الشہاب" جس کا عربی اور فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے" کی ضبطی کی خبر سنی پہنچے گی تو اس سے کیا نتیجہ اخذ کیا جائے گا۔ اور ہمیں جو اطلاعات پہنچی ہیں اگر وہ درست ہیں تو پھر پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ پاکستانی سفارت خانے وہ دروازے ہیں کہ جہاں سے مرزائی مبلغ اسلامی ممالک میں داخل ہوتے ہیں۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ ظفر اللہ کے پاکستان کے وزیر خارجہ ہونے کے باعث مرزائی ممالک اسلامیہ کے ان کونوں گوشوں میں پہنچ رہے ہیں کہ جہاں وہ انگریزوں کے عہد میں جانے کی جرأت نہ کر سکے تھے۔

یہ سب کچھ ہم نے اس لئے لکھا کہ حال ہی میں "عرب اخوان" کے ایک کارکن کا مراسلہ موصول ہوا ہے۔ جس میں مکہ معظمہ کے ایک بزرگ کے لئے تردید مرزائیت میں شائع شدہ اردو کتب طلب کی گئی ہیں۔ تاکہ ان کا عربی میں ترجمہ کر کے ممالک اسلامیہ میں تقسیم کی جا سکیں۔

انہوں نے لکھا ہے کہ شام و مصر اور دوسرے ممالک اسلامیہ میں قادیانیت جس تیزی سے پہنچ رہی ہے اس نے ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ آپ سے امداد چاہیں۔

یہ مرزائیت یقیناً پاکستان ہی سے نکل نکل کر پاکستانی سفارت خانوں کی معرفت عالم چار دانگ میں پھیل رہی ہے اس لئے پاکستان پر مرزائیت دوستی کا شبہ ہو جانے میں کیا عجب ہے اور ہماری کیا ہی بدنصیبی ہے کہ جو ملک دنیا میں اسلام کا علم بلند کرنے کا عزم لے کر طلوع ہوا ہے وہ کفر کی تبلیغ و اشاعت کا مرکز بن رہا ہے کیا حکومت پاکستان کے مسلم اکابر ہمارے محترم گورنر جنرل۔ وزیر اعظم اور دیندار گورنر پنجاب اس پر غور فرمائیں گے۔" (آزاد ۴ ستمبر ۱۹۵۰ء)

اس نوٹ کو پڑھئے اور دیکھئے کہ کس طرح مختلف اور متضاد واقعات کو ایک مصنوعی لڑی میں پرونے اور کس طرح ان باتوں کو جن کا الزام خود احراریوں پر آتا ہے "مرزائیت" کے سر تھوپنے کی کوشش ناکام کی گئی ہے "مرزائیت" کی وجہ سے پاکستان پر الزام۔ سرینگر ریڈیو افغانستان حکومت اور احراریوں کے سوا کسی نے آج تک نہیں لگایا۔ معمولی عقل کا انسان بھی اس سے صاف سمجھ سکتا ہے کہ مصر میں "پاکستان مردہ باد" اور پاکستان پر مرزائیت دوستی کے الزام کا آپس میں کیا تعلق ہو سکتا ہے اور ان دونوں باتوں کا منبع کیا ہے؟

پھر ذرا غور کیجئے ایک "عرب اخوان" کے کارکن کا تردید مرزائیت کے متعلق کتب طلب کرنا اور ان کا لکھنا کہ شام و مصر اور دوسرے ممالک اسلامیہ میں "قادیانیت" جس تیزی سے پہنچ رہی ہے اس نے ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ آپ سے امداد چاہیں" (کیا عرب میں بھی احراری ہوتے ہیں؟ ناقل) اس کا وزارت خارجہ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ چودھری محمد ظفر اللہ خاں واقعی ایک نہایت دیندار مسلمان ہیں اور تمام دنیا کی اونچی لیڈرشپ میں ان کی دینداری کا کوئی جواب نہیں۔ مگر مسلمانوں کی یہ کتنی بدقسمتی ہے کہ ان میں حسّاد کا ایک گروہ ایسا موجود ہے کہ جو شخص پاکستان کیلئے باعث افتخار ہے اور خود اسلامی ممالک جس کی اسلامی خدمات کی داد دے رہے ہیں یہ گروہ اس کو بدنام کرنے عوام کو اس کے خلاف اشتعال دلانے اور اسلامی ممالک کو اس کی خدمات سے محروم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ آخر اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ آیا یہ گروہ اسلام اور اور پاکستان کا دوست ہے یا دشمن؟

باقی رہی یہ بات کہ احمدیت کیوں اتنی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ تو نہ معلوم چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا اس سے کیا تعلق و واسطہ ہے؟ بلکہ اس کی وجہ ایک معاند مصری اخبار "الفتح" کی زبانی سنئے!:-

"ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں (احمدیوں) کے ایسے تعلیمی مراکز قائم ہو گئے ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں لیکن تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں "قادیانی" لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پر حکمت باتیں ہیں۔ جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت ناک کارناموں کو دیکھے گا اور واقعات کا پورا اندازہ کرے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور کس طرح ایک چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑ مسلمان نہیں کر سکے"۔

"الفتح" ۳۱۵ مؤرخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۵۱ھ

تاریخ اشاعت سے معلوم ہوگا کہ جریدہ "الفتح" نے اپنی یہ رائے آج سے ۱۸ سال پہلے ظاہر کی تھی۔ ہم احراریوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس وقت بھی پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں تھے؟ خدا کے لئے جھوٹ بولا کرو تو کچھ حچا تلا تو ہو۔ (باقی)

خوشخبری!

لنڈن میں چھپا ہوا انگریزی تفسیر کا دیباچہ پہنچ گیا

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ انگریزی تفسیر القرآن جلد اوّل کا دیباچہ علیحدہ کتابی صورت میں نظارت تالیف و تصنیف ربوہ نے لنڈن میں چھپوایا ہے جس کی ایک ہزار کاپی ربوہ پہنچ چکی ہے کتاب اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ لنڈن کے بعض اخبارات نے بھی اس پر ریویو لکھے ہیں اور مؤلف کی تبحر علمی اور مختلف ادیان کے متعلق وسعت معلومات کی بیحد تعریف کی ہے۔ اس دیباچہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے حالات کو اختصار کے ساتھ مگر نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ضرورت قرآن مجید اور اس کی تعلیم کا خلاصہ اور مستشرقین کے اسلام پر مشہور اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

انگریزی دان احباب خصوصاً تبلیغی تڑپ رکھنے والے دوستوں کے لئے نادر موقعہ ہے کہ وہ اس کتاب کو خرید کر اپنے شہر کی لائبریریوں میں رکھوانے کی کوشش کریں اور غیر احمدی علم دوست اصحاب کو بطور تحفہ دیں۔

ٹائپ۔ کاغذ۔ طباعت اور جلد نہایت عمدہ ہیں۔ صفحات ساڑھے چار سو۔

قیمت فی جلد چھ۶ روپیہ۔ وی۔ پی کا خرچ علیحدہ ہوگا

ناظر تالیف و تصنیف ربوہ ضلع جھنگ

یہ زلزلے اور یہ تباہیاں

از مکرم سرور سلطان صاحب گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کل دو عالمی واقعات کل عالم کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ ایک جنگ کوریا دوسرا زلزلہ تبت جس میں آسام اور بہار کا کچھ علاقہ بھی شامل ہے۔ یہ زلزلہ ۱۵ اگست ۱۹۵۰ء کو مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں ریکارڈ کیا گیا۔ لیکن ریکارڈ کرنے والے دفاتر کے افسروں نے باتفاق اس حقیقت کا اظہار کیا۔ کہ

"دنیا کے کسی حصہ میں ایسا شدید زلزلہ آیا ہے جسے دنیا کا پانچواں بڑا زلزلہ کہا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا اس کا مرکز کہاں ہے ہوسکتا ہے اس کا مرکز ترکیہ میں ہو"

مکمل ایک دن تو جغرافیہ دان جگہ کی تعیین نہ کرسکے بلکہ وہ مرکز زلزلہ کو جاننے کے لئے سخت بیتاب تھے ان کے کہنے کے مطابق موجودہ زلزلہ پہلے چار زلزلوں سے بھی زیادہ عظیم تھا۔ اور اس زلزلہ کو محسوس کرنے کے بعد پونا بمبئی اور کلکتہ کے آلات زلزلہ نما کی سوئیاں بالکل بے کار ہوگئیں تھیں امریکہ کی چار رسد گاہوں نے اس زلزلہ کے شدید جھٹکوں کو محسوس کیا تھا۔ واشنگٹن یونیورسٹی کی رصد گاہ نے یہ اطلاع دی تھی۔

"کوئی ایسا شدید زلزلہ آیا ہے کہ اس وقت جتنے بھونچالوں کا احساس ہوا ہے یہ ان سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس یونیورسٹی میں یہ زلزلہ شام کے ۴ بجکر ۵ منٹ پر ریکارڈ کیا گیا۔"

اسی زلزلہ کو کیلے فورنیا میں ۲ بجکر ۴۲ منٹ پر ریکارڈ کیا گیا۔ زلزلہ نما آلات کے افسر فی الفور یہ نہ بتاسکے کہ اس زلزلہ کا مرکز کہاں ہے۔ لیکن بعد میں ایک افسر نے اعلان کیا کہ اس زلزلہ کا مرکز بہت دور ہے۔ اور غالباً یہ زلزلہ نصف کرہ مشرقی میں آیا ہے۔ واشنگٹن کے آلات زلزلہ نما میں زلزلہ کو ۱۱ بجے رات ریکارڈ کیا گیا۔ بعد میں متعلقہ افسروں نے بیان کیا کہ زلزلہ ۵۰۰ میل مشرق کی طرف آیا ہے۔ اور زلزلہ کا مرکز سطح ارض سے ۴۰۰ میل نیچے ہے۔

مارچیٹس یونیورسٹی میں اس زلزلہ کو ۲ بجکر ۲۹ منٹ سے لے کر ۴ بجکر ۵ منٹ تک محسوس کیا گیا گویا کہ زلزلہ کے صحیح مرکز کے علم اور تباہی کے صحیح اندازہ سے قبل ہی جغرافیہ دانوں نے یہ بتا دیا تھا کہ یہ زلزلہ پہلے چار عظیم زلزلوں سے زیادہ شدید ہے۔ قریب ترین شدید زلزلہ جو ۱۹۳۵ء میں کوئٹہ میں آیا تھا اس میں ۵ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔ سارا شہر پیوند زمین ہوگیا تھا اور اس سے ایک ہزار میل علاقہ متاثر ہوا تھا۔

یہ قیاسات اس وقت کے تھے۔ جب تک زلزلہ کا صحیح مرکز معلوم نہیں ہوا تھا۔ مگر جب ۱۷ اگست کو وائرلیس کے ذریعہ دہلی میں اطلاعات موصول کی گئیں تو دنیا کو معلوم ہوگیا۔ کہ آنے والا عظیم زلزلہ ہندوستان میں آیا ہے۔ پہلے دن کی اطلاعات کے مطابق صرف آسام میں دو ہزار مکانات منہدم ہوئے ایک کروڑ روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا۔ اور زلزلے کے جھٹکے ابھی تک محسوس کئے جارہے ہیں۔

۲۵ اگست کو جو اطلاعات ملیں ان کے مطابق دس کروڑ روپے کا نقصان بتایا گیا ہے۔ آسام کے وزیر صحت مسٹر رائے نے بیان کیا کہ زلزلہ زدہ علاقہ میں ۶۰ فیصدی مکانات تباہ ہوگئے۔ ۹۰ فیصدی کنوئیں بے کار ہوگئے۔ جن کا پانی پینے کے قابل نہ رہا۔ کم از کم ۸۰۰ دیہات بالکل تباہ ہوچکے ہیں۔ ۶۰ فیصدی سڑکیں کسی صورت بھی قابل استعمال نہیں۔ سادیا کے بالمقابل دریا کے دوسرے کنارے پر ایک سطح مرتفع تھی جو اب جھیل بن گئی ہے پتھالیام چیلا مارا اور باردانی کی تکون کا ۳۰۰ مربع میل علاقہ جھیل بن گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل زلزلوں سے یہ زمین کئی فٹ نیچے دھنس گئی ہے۔ دریائے برہم پتر اور دریائے ڈیہانگ کی طغیانی کے باعث ۱۶۵۱ دیہات تہ آب ہوچکے ہیں

۲۷ اگست کو جو اطلاعات موصول ہوئیں ان کے مطابق بہت سی پہاڑیاں ہموار ہوگئی ہیں۔ اور زمین پہاڑیاں بن گئی ہے۔ اکثر ندی نالے بالکل ہی غائب ہوگئے ہیں۔ اور بعض پہلے سے کئی گنا بڑے ہوگئے ہیں بہت سے گاؤں ناپید ہوگئے ہیں۔ دور تک تاحد نظر چٹانیں بکھری ہوئی ہیں اور بستیاں ان چٹانوں میں دب کر رہ گئی ہیں۔ دریاؤں کا پانی اژدر کی طرح پھنکارتا چاروں طرف پھیل گیا ہے۔ جانوروں انسانوں درندوں اور مویشیوں کی نعشوں کے انبار کے انبار بکھرے پڑے ہیں بڑے بڑے سانپ چیتے، ہاتھی بھیڑیئے اور دوسرے جانور بھرے ہوئے انسانوں کی بے بس ٹولیوں پر حملے کر رہے ہیں۔ خوفزدہ لوگ جن کے تن پر کپڑا تک نہیں رہا۔ جب کسی طیارہ کو دیکھتے ہیں تو رحم طلب نظروں سے دونوں ہاتھ اٹھا کر امداد کے لئے پکارتے اور چیخنے لگتے ہیں۔ ایک طیارہ دان نے بتایا کہ میں نے بہت کم بلندی پر جاکر صورت حال کا معائنہ کرنا چاہا۔ لیکن بدبو کی وجہ سے مجھے پھر اپنے طیارہ کو بہت بلندی پر اڑانا پڑا۔"

اس وقت تک کسی بھی نقصان کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کتنی بستیاں اجڑ گئیں۔ کتنے انسان موت سے ہم آغوش ہوگئے۔ کیونکہ جو کوئی بھی ان تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے تباہ ہوجاتا ہے۔ اس وقت تک ہندوستان کی دو پارٹیاں غائب ہوچکی ہیں۔ اور اب ہندوستان نے تبت سے کہا ہے اس دفعہ تم اپنی پارٹی بھیجو

ذرا غور کرنے کی بات ہے اشرف المخلوقات آج اس قدر بے بس کیوں کر دیا گیا ہے۔ ہر سال انسانوں پر جنگلی جانور آج کیوں حملے کر رہے ہیں یہ سیلاب عظیم بستیوں کی بستیوں کو کیوں بہائے لئے جارہا ہے۔ زمین کی خوفناک لرزش کیوں پیغام موت بن گئی ہے۔ دنیا میں ایسے عظیم زلزلے کیوں ظہور میں آنے لگے ہیں۔

ہر شخص یہ تسلیم کرنے کو تیار ہوجائے گا کہ یہ سزا حضرت انسان کی بداعمالیوں کی وجہ سے اسے مل رہی ہے۔ خدا کو بھول جانے کی وجہ سے یہ عذاب اس پر آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وجہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

اسی آخری عظیم زلزلہ کے متعلق حضورؑ بیان فرماتے ہیں ؎

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آگئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے ماتحت امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف ممالک میں بھی آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی کبھی نہ آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہوجائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔"

اے اہل جہاں غور فرمایئے کہ ۱۹۰۷ء میں کہی گئی باتیں کیا آج حرف بحرف پوری نہیں ہوگئیں کیا وہی موت اور خوف کے مناظر آپ لوگوں کی نظروں میں نہیں پھیل گئے۔ اسی پر بس نہیں حضور تباہی کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہوجائیں گی اور ہیئت و فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پا دیں گے اور بہتیرے ہلاک ہوجائیں گے"

کیا موجودہ عظیم زلزلہ سے پیدا ہوجانے والے حالات آپ لوگوں کی نظروں میں غیر معمولی نہیں اور کیا کسی ہیئت یا فلسفہ کی کتاب میں ایسی عظیم تباہی کا پتہ ملتا ہے۔ گھبرانے کی بات ہے کہ دنیا میں یہ کیا انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ یہ باتیں یقیناً غیر معمولی باتیں ہیں۔ جن کی طرف سے کسی صورت بھی آنکھیں بند نہیں کی جاسکتیں۔ اور اگر یہ باتیں آپ لوگوں کی نظروں میں غیر معمولی نہیں تو پھر تیار رہیئے۔ خدا اپنے نوشتے کے مطابق ایسے حالات بھی پیدا کردے گا۔ کہ آپ غیر معمولی کہنے پر مجبور ہوجائیں۔

اس سے آگے آپ لکھتے ہیں کہ یہ عذاب کیوں نازل ہوگا؟

"یہ اس لئے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا ہی پر گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہوجاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔"

پھر ہندوستان کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں

"کیا تم خیال کرتے ہوئے کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔"

"میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ مگر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"

(باقی صفحہ ۸ پر)

سندھ میں احرار مقررین کی تقریریں

(از مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب انچارج شعبہ تبلیغ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گروہ احرار کی اپنے ان ذاتی مفادات کی خاطر جو اغیار سے وابستہ ہیں مسلم مفاد سے غداری اب اس حد تک الم نشرح ہو چکی ہے کہ مسلمانوں کا سنجیدہ اور محب قوم طبقہ انہیں کسی طرح بھی منہ لگانا پسند نہیں کرتا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دوررس نگاہ نے بہت دیر پہلے فرمایا تھا کہ مجھے زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکلتی نظر آ رہی ہے۔ چنانچہ اس کے جلدی بعد مسجد شہید گنج کے واقعہ ہائلہ نے احرار کی مسلمانوں سے غداری کو ہر خاص و عام پر نہایت صفائی سے ظاہر کر دیا۔

اس کے بعد یہ گروہ اپنی ذلت اور ناکامی کی یاد میں کئی سال تک سوگ مناتا رہا۔ حتیٰ کہ پاکستان کی تشکیل کے امکانات نمایاں ہونے شروع ہو گئے اس وقت اغیار کو پھر ایسے لوگوں کی ضرورت تھی جو مسلم مفاد کو بیچ ڈالنے کی صلاحیتیں رکھنے کے علاوہ اپنے گلہ سے کام لینے کے بھی مشتاق ہوں تاکہ اپنی دھواں دھار تقریروں سے بھیڑ کا کر عوام کا رخ کسی دوسری طرف پھیر دیں اور انہیں اپنے مقصد سے منحرف کر دیں ادھر احرار بیقراری سے منتظر تھے کہ کہیں ان کی بھی قیمت پڑے۔ چنانچہ یہ ایک دفعہ پھر اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے حاضر ہو گئے۔ پاکستان کے خیال کی دھجیاں اڑانا اور قائد اعظم مرحوم کی ذات پر ہر وقیق حملے کرنا ان کا دلپسند مشغلہ بن گیا اور مسلم مفاد کے خلاف ان کی سرگرمیاں ہر جگہ نظر آنے لگیں وہ دن ابھی بھولے نہیں جب مسلم لیگ کے ماتحت ہونے والے ملکی انتخابات کی مہم جاری ہوئی تو اسے ناکام کرنے کے لئے احراریوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور سر دھڑ کی بازی لگا دی بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اگر قائد اعظم بھی ہمارے حلقہ سے انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے تو انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اپنی کامیابی پر انہیں اس قدر بھروسہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کی "پ" بھی نہیں بننے دیں گے لیکن احرار کی ان خوفناک خواہشوں اور اعلانوں کے علی الرغم پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے تو ایک خطہ انہیں عطا فرما دیا۔ لیکن پاکستان کے عنید دشمنوں کے ساتھ ساتھ احرار اپنے اپنے فرائض سے غافل نہیں تھے وہ خوب بھانپ چکے تھے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا سیاسی اتحاد پاکستان کو مٹنے نہیں دے گا۔ اس لئے انہوں نے اس اتحاد کو جو پاکستان کے قیام اور ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے توڑنے کی مہم شروع کر دی۔ شیعہ سنی کا جھگڑا نادروال سے شروع کر کے آگے بڑھے اور احمدی غیر احمدی کے دبے ہوئے اختلافات کو اپنی من مانی تشریحوں سے ازسرنو ہوا دینی شروع کر دی۔ کسی دن حنفی اہلحدیث اور بیسیوں دوسرے فرقوں کو بھی ایک دوسرے کے خلاف برسر آزما کرنے کی کوشش کریں گے احرار اپنی ان مردود کوششوں سے خوش ہوتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ جو سادہ لوح ہونے کی وجہ سے ان کی فریب کاری کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ ان کے دھوکا کا شکار ہو رہا ہے۔

احمدیت کی مخالفت کا موضوع ان کے ہاتھوں میں اپنی مطلب براری کے لئے ایک مؤثر حربہ سے کم نہیں۔ احمدیت اپنی صداقت کے ٹھوس علمی اور عقلی دلائل کی وجہ سے ہر قسم کے افکار پر غالب آ چکی ہے۔ جماعت کی مالی اور جانی قربانیاں اور دور دراز ملکوں میں اسلامی خدمات ایک محسوس حقیقت کی طرح نظروں کے سامنے آ چکی ہیں۔ لیکن جہاں اس کا یہ اچھا اثر ہوا ہے کہ سمجھدار طبقہ احمدیت میں سرعت سے داخل ہو کر اسلام کی خدمت میں حصہ لے رہا ہے۔ وہاں تنگ خیال اور کم حوصلہ طبقہ اپنی بے بسی اور دون ہمتی کو ہر طرح محسوس کرتے ہوئے احساس کمتری میں ترقی کر رہا ہے اور متمنی ہوتا ہے کہ کاش کوئی ہو جو احمدیت کو زک پہنچا کر انہیں خوش ہونے کا موقعہ دے۔ چنانچہ احرار جو ایسی فضا کے سخت محتاج ہیں۔ وہ آڑے وقت میں ایسے لوگوں کی مدد کے لئے آ موجود ہوتے ہیں لیکن اس لئے نہیں کہ احمدیت کے دلائل کو دلائل سے رد کریں بلکہ اس لئے کہ بانئے سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دشنام طرازی اور رکیک الزامات سے اپنے سامعین کے احساس کمتری کو کسی قدر کم کر سکیں۔ وہ دلائل کی طرف آنے سے بھاگتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ دلائل کے میدان میں قدم رکھنے کے نتیجہ میں وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے کہ ان کے احساس کمتری میں اضافہ کریں۔

لال حسین اختر۔ مولوی محمد علی جالندھری وغیرہ کی ابھی ابھی سندھ کے مختلف مقامات مثلاً ڈگری۔ ٹنڈو غلام علی۔ میرپور خاص۔ جھڈو اور کنری میں تقریریں ہوئی ہیں۔ ہر جگہ ایک ہی مضمون ہوتا ہے۔ گالی گلوچ کے بغیر تو جیسے ان کی تقریروں کی تمہید نہیں ہو سکتی۔ اپنے سامعین پر یہ ظلم نہایت بے رحمی سے کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ کی دوسری کتب کی عبارتوں میں ناروا جوڑ توڑ کر کے اپنے مطلب کے فقرے گھڑ لیتے ہیں۔ جن کا اصل عبارت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا اس پر کتاب کا حوالہ بقید صفحہ و سطر بڑی شدومد سے دے کر اس بناوٹی فقرہ کو یقینی اور اصل بتاتے ہیں اور اس طرح پبلک کو بدظن اور مشتعل کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں اور تحریف کے اس بدترین اور خطرناک مظاہرہ سے سامعین کو مزید یقین دلانے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم غلط حوالہ پیش کر رہے ہوں۔ تو کوئی احمدی سامنے آ کر تردید کر دے۔ پھر بڑے وثوق سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ دیکھ لینا کوئی احمدی ان حقائق کی تردید کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ ان کا اپنا جلسہ ہے اور ان میں احمدیوں کو جواب دینے کے لئے کوئی وقت نہیں مل سکے گا۔ ڈگری اور کنری میں کئی معزز غیر احمدیوں نے آ کر مطالبہ کیا کہ آپ کیوں تردید نہیں کرتے۔ لیکن جب انہیں جلسہ میں نہ جا سکنے کی آئینی دشواری کو بیان کر کے ان کے بعض اعتراضوں کا جواب دیا گیا۔ تو وہ مطمئن ہو کر واپس گئے۔

احرار کے ان مفتیوں نے جماعت احمدیہ کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے۔ انہیں شاید یاد نہیں کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے ایک دوسرے کے خلاف ایسے فتوے بڑی شدومد سے موجود ہیں۔ کیا وہ باری باری سب مسلمانوں کو قتل کروا کر پاکستان خالی کروانا چاہتے ہیں۔

احباب جماعت توجہ کریں!

بعض اوقات نظارت بیت المال میں ایسی چٹھیاں بھی موصول ہوتی ہیں۔ جن پر چٹھی بھیجنے والے کا نام و پتہ درج نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے ایسی چٹھیوں پر کوئی کارروائی کرنی مشکل ہوتی ہے۔ اسلئے مجبوراً انہیں داخل دفتر کرنا پڑتا ہے۔ اس وقت کے پیش نظر جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام پتہ اور اگر دفتر ہذا کی چٹھی کا نمبر ہو تو وہ بھی صاف اور مکمل طور پر لکھا کریں۔ تاکہ جواب دینے میں آسانی رہے۔

(نظارت بیت المال)

پتھیروں کی ضرورت

ربوہ دارالہجرت میں مستقل طور پر کچی اینٹوں کی تھپائی کے لئے پتھیروں کی ضرورت ہے۔ ریٹ معقول ہے۔ جو دوست اس رنگ میں خدمت بجا لا کر اس موقعہ سے استفادہ حاصل کرنا چاہیں وہ خط و کتابت کے ذریعہ یا خود براہ راست مل کر معاملہ طے کر سکتے ہیں۔ (ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بچی تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ (سعید احمد)

(۲) خاکسار کا بھانجہ بعمر دو سال ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے جلد صحت عطا فرمائے۔ خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون (افریقہ مغربی)

(۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ بعارضہ ضعف قلب صاحب فراش ہیں۔ تمام احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد طفیل منیر متعلم جماعت سوئم مدرسہ احمدیہ احمد نگر)

(۴) ا۔ صوبیدار شیر افضل صاحب ایکماہ سے فوجی ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ ان کی آنتوں اور گردہ میں تکلیف ہے۔ ساتھ ہی بخار بھی ہے۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

ب۔ میرا لڑکا مبشر احمد ڈاڈر سینیٹوریم میں زیر علاج ہے۔ اب خدا کے فضل و کرم سے وہ تندرست ہو گیا ہے۔ اس کی کامل صحت کے لئے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد سعید صوبیدار میجر (از چک لالہ)

(۵) ا۔ میری چھوٹی لڑکی عزیزی زاہدت فوت ہو گئی ہے۔ احباب سے دعائے نعم البدل کی درخواست ہے

۲۔ میرا لڑکا عبدالباسط خاں ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت سے خصوصیت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(عبدالوحید خاں "واقف زندگی" حال کوئٹہ انچارج مہمانخانہ ربوہ)

(۶) میری اہلیہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے پے در پے دورے پڑتے ہیں۔ گھر میں سخت بے چینی اور پریشانی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ڈاکٹر عبدالستار شاہ ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن چک ۲۲ جھنگ برانچ براستہ چنیوٹ ضلع لائل پور)

(۷) میری بیوی کلثوم بیگم دس یوم سے سخت تکلیف میں ہے۔ میو ہسپتال کوئٹہ میں داخل ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں خداوند اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے (شیخ غلام محمد احمدی صاحب کوئٹہ)

(۸) میری لڑکی عزیزہ اقبال بیگم بوجہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں (محمد یعقوب کاتب الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستور سازی کا تیسرا سال

مجلس دستور ساز کا خاص کام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ملک کا دستور مرتب کرنا ہے لیکن پاکستان کی مجلس دستور ساز دنیا کی اکثر دستور ساز مجالس سے قطعاً مختلف ہے۔ کیونکہ یہ مجلس نیا دستور مرتب ہونے تک درمیانی عرصہ میں وفاقی مجلس قانون ساز کے فرائض بھی انجام دے رہی ہے لہذا ہمیں مجلس دستور ساز کے کام کا جائزہ لیتے وقت نہ صرف مجلس دستور ساز اور اس کی کمیٹیوں کا کام دیکھنا ہے۔ بلکہ اس کام کو بھی جو اس نے وفاقی یا مجلس دستور ساز (مقننہ) کی حیثیت سے انجام دیا ہے۔

سنہ ۱۹۴۹-۵۰ء میں مجلس دستور ساز کا دستور ساز ادارہ کی حیثیت سے صرف دو بار اجلاس ہوا۔ یعنی اس کا ۶ واں اور ۷ واں اجلاس

مجلس دستور ساز نے چھٹے اجلاس میں پانچ قانون منظور کئے۔ ان میں سب سے اہم مجلس دستور ساز پاکستان (نشستوں میں اضافہ اور ان کی تقسیم نو) (الترمیم) قانون ۱۹۴۹ء رہا۔ اس قانون کے تحت بھارت سے کثیر مہاجرین کی آمد کے باعث مجلس دستور ساز میں حسب ذیل نشستیں قائم کی گئیں۔

(الف) مغربی پنجاب میں پانچ مسلم نشستیں

(ب) سندھ میں ایک مسلم نشست

علاوہ ازیں پاکستان کی اقلیتوں کو نمائندگی دینے کے لئے قانون میں اس امر کا انتظام کیا گیا ہے کہ پنجاب میں "عام" نشستوں میں جو دو نشستیں خالی ہیں۔ ان میں سے ایک اقلیتوں کو دی جائے۔

مجلس دستور ساز نے ساتویں اجلاس میں چار قانون منظور کئے۔ ان میں سب سے اہم پریوی کونسل (دائرہ اختیار کی تنسیخ) قانون ۱۹۵۰ء رہا۔ اس ملک میں تقسیم ہندوستان سے قبل بھی عام رائے یہ تھی کہ پریوی کونسل سے چارہ جوئی کرنے میں وقت بھی زیادہ لگتا ہے۔ اور خرچ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے پریوی کونسل کے دائرہ اختیار کو منسوخ کر کے یہ اختیار ملک کے اندر ہی کسی مجاز عدالت کے سپرد کر دیا جائے۔ چنانچہ معاملات میں آسانی پیدا کرنے کے لئے اس قانون کے ذریعہ پریوی کونسل کا دائرہ اختیار منسوخ کر کے یہ دائرہ اختیار فیڈرل کورٹ کے سپرد کر دیا گیا ہے جو ملک کی اعلیٰ ترین عدالت ہے

دستوری کمیٹیاں

مجلس دستور ساز نے مندرجہ ذیل دستوری کمیٹیاں مقرر کی ہیں جو دستور کے مختلف پہلوؤں پر اپنی رپورٹ پیش کریں گی۔

پاکستانی شہریوں کے بنیادی حقوق اور اقلیتوں کے مسائل کی کمیٹی

اس کمیٹی نے دو ذیلی کمیٹیاں مقرر کیں۔ یعنی (الف) پاکستانی شہریوں کے بنیادی حقوق کی ذیلی کمیٹی (ب) اقلیتوں کے مسائل کی ذیلی کمیٹی

اول الذکر کمیٹی اپنی رپورٹ بڑی کمیٹی کو پیش کر چکی ہے۔ اور آخر الذکر ذیلی کمیٹی نے ان جوابات پر غور کر لیا ہے۔ جو اس کے گشتی سوالنامے پر موصول ہو گئے ہیں۔ اور اس کا ایک اجلاس ۳۰ اگست ۱۹۵۰ء کو منعقد ہوا۔

ریاستوں کی مذاکراتی کمیٹی

اس کمیٹی نے جناب صدر (آنریبل مسٹر لیاقت علی خان) کو ان ریاستوں سے جنہوں نے پاکستان کے الحاق کر لیا ہے مجلس دستور ساز میں ان کی نمائندگی کے مسئلہ پر مذاکرات کرنے کی اجازت دی ان مذاکرات کے نتیجہ میں کمیٹی نے بہاولپور۔ خیرپور اور بلوچستان کی ریاستوں کو نمائندگی دینے کا فیصلہ کیا صوبہ سرحد کی ریاستوں اور جناب صدر کے درمیان ابھی مذاکرات جاری ہیں

سرحدی علاقوں کی مذاکراتی کمیٹی

ابھی تک کمیٹی کا کوئی اجلاس طلب نہیں کیا گیا۔ البتہ مجلس دستور ساز کی سیکرٹریٹ نے وہ ضروری اعداد و شمار فراہم کر لئے ہیں۔ جن کی کمیٹی کو اپنے کام کے دوران میں ضرورت پڑے گی۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی

اس کمیٹی نے حسب ذیل دو ذیلی کمیٹیاں مقرر کیں:۔

(الف) تعلیمات اسلامیہ بورڈ کا عملہ انتخاب کرنے والی ذیلی کمیٹی۔

اس ذیلی کمیٹی نے بورڈ کے پانچ ارکان مقرر کر کے اپنا کام انجام دے دیا۔

(ب) وفاقی و صوبائی دساتیر اور تقسیم اختیارات کی ذیلی کمیٹی۔ اس نے مختلف خصوصی کمیٹیاں مقرر کیں۔ یہ کمیٹیاں ان مختلف معاملات پر اپنی رپورٹ دیں گی۔ جو ان کے سپرد کئے گئے ہیں۔ یہ خصوصی کمیٹیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(اول) مرکز اور یونٹوں کے درمیان تقسیم اختیارات پر رپورٹ دینے والی خصوصی کمیٹی:۔

(دوئم) زکوٰۃ اور دیگر متعلقہ مسائل پر رپورٹ دینے والی خصوصی کمیٹی۔

(سوئم) تعلیمات اسلامیہ بورڈ سے مذاکرات کرنے والی ذیلی کمیٹی

(چہارم) قرار داد مقاصد کی اختیار عطا کرنے والی ذیلی کمیٹی۔

وفاقی و صوبائی دساتیر اور تقسیم اختیارات کی ذیلی کمیٹی نے مذکورہ بالا خصوصی کمیٹیوں کی رپورٹوں پر منتقیا گلی میں غور کر کے اپنی رپورٹ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کو پیش کر دی ہے۔ جس کا اجلاس ۵ اگست ۱۹۵۰ء سے ہو رہا ہے۔

(ج) رائے دہی کی ذیلی کمیٹی کے اب تک چار جلسے ہوئے ہیں۔ ذیلی کمیٹی کے نامزد کئے ہوئے اداروں اور افراد کو ایک سوال نامہ بھیجا گیا ہے۔ اور ان کے جوابات پر ذیلی کمیٹی اپنے آئندہ جلسہ میں غور کرے گی۔

(د) عدالت کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس ۱۸ و ۱۹ نومبر ۱۹۴۹ء کو ہوا تھا۔ اس وقت اس نے فیصلہ کیا تھا کہ پاکستان کے ممتاز قانونی ماہروں اور انجمنوں کو ایک سوال نامہ بھیجا جائے۔ اس سوال نامہ کے جوابات موصول ہو چکے ہیں۔ اور ان کو مرتب کر لیا گیا ہے تاکہ ذیلی کمیٹی اپنے آئندہ اجلاس میں جو ۲۲ اگست ۱۹۵۰ء کو ہو گا۔ ان پر غور کرے۔

ستمبر ۱۹۵۰ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے۔ وی پی کی انتظار نہ کریں۔

مہربانی فرما کر اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ ورنہ وی۔ پی مجبور کیا جائے گا۔

۱۰۸۷۶ = شیخ احمد الدین صاحب
۱۱۴۲۷ = سعد اللہ خان صاحب
۱۴۴۳۶ = مولوی نظام الدین صاحب
۱۸۹۵۱ = منشی غلام محمد صاحب
۱۶۹۹۱ = اللہ بخش صاحب
۱۷۶۶۱ = کلیم صاحب
۱۹۶۷۶ = منشی خدا بخش صاحب
۱۹۹۴۲ = شیخ نور دین صاحب۔
۲۱۵۰۹ = مرزا مبشر احمد صاحب
۲۱۶۳۹ = محمد اقبال صاحب
۲۱۶۴۳ = حافظ احمد علی صاحب
۲۱۶۴۴ = سردار فیض احمد صاحب
۲۳۱۹۸ = مولوی محمد حسین صاحب
۲۰۵۳۱ = فضل احمد صاحب
۲۳۲۰۱ = محمد علی صاحب
۲۳۲۹۸ = ابوالفضل صاحب
۲۳۲۹۹ = محمد سعید صاحب
۲۳۳۰۰ = راجہ علی محمد صاحب
۲۳۳۰۱ = چوہدری عبد الرحمن صاحب
۲۳۳۳۰ حوالدار محمد اسمٰعیل صاحب
۲۳۱۹۱ محمد حیات صاحب

خطبہ

۴۰۴۴ = علی احمد صاحب
۳۹۹۹ = ملک محمد شریف صاحب
۳۸۱۶ راجہ صاحب

شائقین لٹریچر سلسلہ متوجہ ہوں

اس وقت ہمارے پاس مندرجہ ذیل کتب برائے فروخت موجود ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو۔ پتہ ذیل سے منگوا لیں۔

(۱)۔ اسلامی اصول کی فلاسفی غیر مجلد ۱۲/
(۲)۔ تحفۃ الندوہ ۲/
(۳)۔ احمدی غیر احمدی میں کیا فرق ۲/
(۴)۔ ایک غلطی کا ازالہ ۱/
(۵)۔ قیام پاکستان و جماعت احمدیہ ۵/
(۶) Why I Believe in Islam ۱/
(۷) جماعت احمدیہ کا عقیدہ۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا انسان نہ اب تک پیدا ہوا ہے نہ قیامت تک پیدا ہو گا۔ ۵/
(۸) خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
(۹) لائف آف احمد (انگریزی) مصنفہ مولانا درد صاحب ۱۲/ ۸/
(۱۰)۔ آخر ہم کیا چاہتے ہیں۔ ۱/

اخراجات ڈاک ان قیمتوں کے علاوہ ہونگے

(عبد القادر مہتمم نشر و اشاعت)

تمام جہان کیلئے نظام نو

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں:۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۴)

اہلِ بصیرت دیکھئے آج سے قریباً پچاس برس قبل کی گئی پیشگوئی کس قدر روشن ہو کر آپ کی نظروں کے سامنے آگئی ہے۔ جسے معمولی بصارت رکھنے والا شخص بھی سمجھنے میں دقت محسوس نہیں کر سکتا۔ کیا نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے نہیں آگیا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ آپ کی آنکھوں نے نہیں دیکھ لیا۔

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے

کیا آپ اب بھی کسی شک میں ہیں اور ان واقعات کو کوئی انسانی فعل قرار دے سکتے ہیں۔ کیا آپکو یقین دلانے کے لئے اس سے بھی بڑے کسی نشان کی ضرورت ہے۔ کیا آپ کے غلافی دل واقعی کسی بڑی قیامت کے متمنی ہیں۔ توبہ کیجئے توبہ کیجئے تا آپ پر رحم ہو سکے۔ رحیم کریم خدا حضرت یونسؑ کی قوم کو اگر گڑ گڑا کر معافی مانگنے سے معاف کر سکتا ہے تو آپ کیوں مایوس ہوں جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے ان خطرات سے آگاہ کیا ہے وہیں یہ بھی فرمایا ہے ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے
یہ خوشی کی بات ہے سب کام اس کے ہاتھ ہے
وہ جو ہے دھیما غضب میں اور ہے آمرزگار
کیا تضرع اور توبہ سے نہیں ٹلتا عذاب
کس کی یہ تعلیم ہے دکھلاؤ تم مجھ کو شتاب

"گر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

یہ خدا تعالےٰ کا دھیما پن ہی تھا کہ اس نے ان پانچ عظیم زلزلوں کے درمیان اس قدر فرق رکھا۔ تاکہ ہوشمند سمجھ جائیں بے ہوش جاگ پڑیں۔ اگر یہ زلازل بھی دنیا کو جگانے کے لئے ناکافی ثابت ہوئے۔ تو ان کے بعد ایک جنگ عظیمہ کی پیشگوئی بھی ہے۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ کو یہ ضرورت نہ رہے گی کہ ایک عذاب بھیجکر وہ انتظار کرے بلکہ پے بہ پے عذاب نازل کر کے سوئے ہوئے انسان کو جھنجھوڑے گا۔ اس کے متعلق حضور فرماتے ہیں ؎

اب تو نرمی کے گئے دن اب خدا ئے خشمگیں
کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار
یعنی وہ ایک لوہار کی طرح کسی بات کی فکر سے بے نیاز لوہے کو گرم کر کے پے بہ پے چوٹیں لگائے گا۔ اور اسی وقت چھوڑے گا جب وہ اپنے مطلب کا تیار ہو جائے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

زور سے جھٹکے اگر کھائے اگر کچھ غم نہیں
پر کسی ڈھب سے تزلزل سے ہو ملت رستگار
جرأت دیکھیں ذرا اک دہریت کا جوش ہے
دیں سے ٹھٹھا اور نمازوں روزوں سے رکھتے ہیں عار
گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں
تم تو خود بنتے ہو قہر ذوالمنن کے خواستگار

پھر زلزلے کی تباہی کا نقشہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اس وقت سے
جس سے پڑ جائینگی اک دم میں پہاڑوں میں بغار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
وہ جو رکھتے اونچے محل اور وہ جو رکھتے قصر ہیں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے ہو جائینگے زیر مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار

پھر اسی کے بعد لکھتے ہیں :۔ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

سعید روحو! خدا تعالےٰ کے عذابوں کا ایک سلسلہ ختم ہو رہا ہے۔ جو اس عظیم پیشگوئی کی پہلی کڑی تھی۔ اور جس میں کہا گیا تھا کہ

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار

کیونکہ پانچ عظیم زلزلے پورے ہو چکے ہیں۔ جن کی تباہیوں کے متعلق آپ نے سنا اور ہلاک و تباہ ہونے والوں کے لئے دل ہی دل میں روئے مگر غور کرو فکر کرو ابھی اس کے بعد ایک عظیم عالمگیر اجتماعی تباہی مونہہ کھولے بیٹھی ہے۔ جس سے آپ کسی صورت نہ بچ سکیں گے۔ اور جس کے متعلق حضور نے فرمایا ہے۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

ہوش کرو خدا تعالےٰ نے آپ کو عقل بخشی ہے۔ فکر کرو خدا تعالےٰ نے آپ کو سب کچھ بتا دیا ہے ڈرو کہ ایک سلسلہ آج پورا ہو گیا ہے۔ توبہ کرو کہ وہ توّاب اور رحیم ہے۔

جملہ ممبران و عہدیداران جماعت احمدیہ جالندھر شہر کی توجہ کے لئے

جماعت احمدیہ جالندھر شہر کی خدمت میں جہاں بھی وہ ہجرت فرما کر آباد ہوئے ہوں گزارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ فرما کر اپنی رائے سے میاں محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راولپنڈی کو مطلع فرمائیں۔

جالندھر شہر کی مسجد کے لئے تقریباً ۴½ ہزار روپیہ جمع ہو چکا تھا۔ اور مسجد کی بنیاد رکھی جانے والی تھی کہ پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کے باعث جماعت احمدیہ جالندھر بھی ہجرت کر کے متفرق ہو گئی۔ اور مسجد کی بنیاد نہ رکھی جا سکی۔ اب چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ مسجد ہالینڈ کے لئے جماعت زیادہ سے زیادہ قربانی کرے۔ اس لئے مجھے خیال ہوا۔ کہ وہ روپیہ جو انجمن کے پاس امانتاً پڑا ہے۔ کیوں نہ جماعت کے مشورہ سے اسے مسجد ہالینڈ کے نام منتقل کرا دیا جائے۔ اگر احباب جماعت اس رائے سے متفق ہوں تو یہ روپیہ جو بے کار پڑا ہے۔ نیک کام میں صرف ہو جائے گا۔ اور سب دوستوں کو اس کا ثواب ملے گا۔ اس لئے سب دوست میاں محمد عالم صاحب کی خدمت میں فرداً فرداً یا اجتماعی طور پر اپنی رائے سے مطلع کریں۔

غلام جیلانی کاتب (جالندھری) ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

حصولِ تعلیم کے لئے انگلستان کو روانگی

شیخ مسعود احمد رشید صاحب کے صاحبزادے شیخ حمید احمد رشید جو کہ فارمن کرسچن کالج کے B.S.C. کے طالب علم تھے ۶ر تاریخ کو انگلینڈ کو روانہ ہو گئے ہیں آپ ساؤتھمپٹن میں ہمبل یونیورسٹی میں ہوائی جہازوں کی مزید تعلیم کے لئے وہاں گئے ہیں اور ۳ سال کا کورس ہے۔ آپ پہلے پاکستانی اور احمدی طالب علم ہیں جو کہ اس یونیورسٹی میں تعلیم کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ اس لئے تمام احمدی بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کے خیریت سے وہاں پہنچنے اور کامیابی سے واپس آنے کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ جمیل احمد رشید

لینٹرن کے ذریعہ تبلیغی لٹریچر

ہمارے گاؤں کانا کوٹ میں جناب اسلم صاحب تشریف لائے اور میجک لنٹرن کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر لیکچر دیا۔ اگرچہ اس گاؤں میں خاکسار اکیلا ہی احمدی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے گاؤں کے کافی لوگ لیکچر میں شریک ہوئے۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ اطمینان سے لیکچر سنتے رہے۔ بہت اچھا اثر رہا۔ گو مخالفین میں سے بعض نے شرارت کر گراموفون ریکارڈ لگا کر خلل ڈالنا چاہا۔ مگر وہ اپنے ارادے میں ناکام رہے الحمد للہ لیکچر کامیاب رہا۔

(عبدالعزیز کانا کوٹ)

تصحیح :۔ الفضل مورخہ ۲۴ اگست میں مکرم سمیع اللہ صاحب کا جو اعلان نکاح شائع ہوا تھا۔ اس میں حق مہر کی رقم غلط چھپ گئی تھی۔ صحیح رقم حق مہر ڈھائی ہزار روپیہ ہے۔ (منیجر اشتہارات)

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز قادیان حال سید مٹھا بازار لاہور کی تیار کردہ
محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)
اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک پندرہ روپے
نیز ہر قسم کے مجربات ملنے کا پتہ
حکیم عبدالقدیر کاغانی (سند یافتہ) سید مٹھا بازار لاہور

انسانیت کا پیغام دیہاتی مدرسین کے نام
وہ پیغام کیا ہے۔ جس کو معلوم کر کے آپ اپنے حلقہ احباب اور ارد گرد کے علاقہ میں نہ صرف ہر دلعزیز اور قابل توقیر بن سکتے ہیں اور اپنی آمدنی کو کئی گنا زیادہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہمدردی خلق کے بلند ترین فرض سے عہدہ برآ ہونے کا بہتری موقعہ بھی پا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔
امپیریل لیبارٹریز سیالکوٹ شہر

آرام دہ سفر
لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۳۰-۵ بجے شام چلتی ہے۔
چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

فولادِ نرینہ مع ابیق کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بیس روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل اسمبلی کی صدارت کا مسئلہ

معزز معاصر ہفت روزہ تنظیم پشاور اپنی ۲۲ر اگست ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

ان دنوں اکثر ممالک کے نزدیک جنرل اسمبلی کی صدارت کا مسئلہ دلچسپی کا باعث اور توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں اسلامی ممالک کی طرف سے جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کا نام لیا جا رہا ہے۔ چنانچہ عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عزام پاشا اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ تمام عرب ممالک چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے جنرل اسمبلی کی صدارت کی تائید میں ہیں اور حال ہی میں فلپائن کے نمائندہ مقیم پاکستان نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے فلپائن بھی چودھری صاحب موصوف ہی کی حمایت کرے گا۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مجلس اقوام اور جنرل اسمبلی میں اپنی اصابت رائے ٹھوس دلائل اور مخصوص زور بیان سے صرف پاکستان ہی نہیں۔ بلکہ دنیا بھر کے پسماندہ اور مظلوم ممالک کی جو ترجمانی کی ہے۔ اور مظلوم اور اسلامی ممالک کی جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام اسلامی ممالک اور مظلوم دنیا جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے چودھری صاحب کا نام لے رہے ہیں۔ آپ کی قانون دانی۔ اصابت رائے اور اعلیٰ صلاحیتوں کا تقریباً تمام بین الاقوامی حیثیت کے مدبرین بھی اعتراف کر چکے ہیں۔ لہٰذا جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے چودھری صاحب ایسی قابل اور موزوں شخصیت کا انتخاب اقوام متحدہ کے لئے فخر کا باعث ہوگا۔ اور اس انتخاب سے اقوام متحدہ اور پاکستان دونوں کا وقار بڑھیگا۔ چودھری صاحب کی شاندار خدمات اعلیٰ دماغی صلاحیتوں اور اصابت رائے کے پیش نظر امید کی جاتی ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے تمام ممبر ممالک چودھری صاحب کے انتخاب کی بالاتفاق حمایت کریں گے۔ یورپین ممالک اور اسلامی دنیا میں پاکستان کو جو بلند مرتبت اور عزت کا مقام حاصل ہے۔ وہ صرف چودھری صاحب کی بے لوث خدمات اور انتھک مساعی کا نتیجہ ہیں۔ لہٰذا آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں اور دوسرے اکابرین دولت پاکستان بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے وزارت امور خارجہ کے لئے چودھری صاحب ایسی موزوں اور قابل شخصیت کا انتخاب فرما کر نہ صرف اپنے عوام بلکہ دنیا بھر نے پاکستان کی طرف سے چودھری صاحب کے وزیر خارجہ مقرر کئے جانے کے صحیح انتخاب کی تعریف کی ہے۔ اور اس صحیح انتخاب ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ اکثر بڑے ممالک میں جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے چودھری صاحب کا نام لیا جا رہا ہے۔ اور تمام اسلامی ممالک آپ کی حمایت کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اور جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے پاکستانی نمائندہ کا نام لیا جانا پاکستان اور پاکستانی عوام کے لئے بڑے فخر کا مقام ہے۔

اقوام متحدہ میں مسئلہ فلسطین

دمشق ۹ر ستمبر۔ یہاں ایک سرکردہ سیاسی ترجمان نے اسٹار کو بتایا۔ کہ جس وقت فلسطین کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے آئے گا۔ اس وقت "چند بہت ہی تعجب خیز باتیں" معلوم ہونگی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان میں سے بیشتر عربوں کے موافق ہوں گی۔ جن کے اب تک کچھ دوست باقی ہیں۔ اسی ترجمان نے کہا۔ کہ مفاہمتی کمیشن کے ایک رکن نے انہیں بتایا تھا۔ کہ عرب رائے کی صحت خصوصاً اپنے گھروں کو واپسی کے متعلق پناہ گزینوں کے حق کے دلائل نے کمیشن کو بہت متاثر کیا ہے۔ (اسٹار)

قائد اعظم کا یوم وفات

لاہور ۹ر ستمبر۔ لاہور میں قائد اعظم کا یوم وفات نہایت سادہ طریق پر منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ ۱۱ر ستمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے تمام مساجد میں فاتحہ خوانی ہوگی۔ نیز شہر کے مختلف علاقوں میں غرباء کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جس میں سیلاب زدگان کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔ خیال ہے۔ گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر مختلف مراکز میں بنفس نفیس تشریف لے جا کر تقسیم طعام کا افتتاح فرمائیں گے۔ شام کو ساڑھے پانچ بجے گول باغ میں عزت مآب سردار عبد الرب نشتر کی زیر صدارت ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوگا جس میں قائد اعظم کے کارناموں اور اوصاف کے متعلق تقاریر کی جائیں گی۔ جلسہ گاہ میں ان لوگوں کے پاس ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے جاری کردہ دعوت نامے ہوں گے۔ کرسیوں کا انتظام ہوگا۔ دعوت نامے فرداً فرداً ارسال نہیں کئے جا رہے۔ وہ معروف شہری جن کی فہرست ڈپٹی کمشنر کے آفس میں موجود ہے۔ ضلع کچہری میں آفیسر انچارج تقاریب کے دفتر سے دعوت نامے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس غرض کے ماتحت ان کا دفتر کل اتوار کو بھی صبح دس بجے سے شام کے پانچ ۵ بجے تک کھلا رہے گا۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی ہے۔ کہ لوگ بچوں کو اپنے ہمراہ نہ لائیں۔

خان افتخار حسین باعزت طور پر بری کر دیئے گئے

لاہور ۹ر ستمبر۔ آج گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ خان افتخار حسین سابق وزیر اعظم پنجاب کی ان تمام الزامات سے بریت کا اعلان کر دیا۔ جو موصوف کے خلاف اس مقدمہ کی بنیاد تھے۔ جو لاہور ہائی کورٹ کی تاریخ میں طویل ترین مقدمہ ہے ـــــ آج رات حکومت پاکستان کے کیبنٹ سکرٹریٹ کی طرف سے یہ اعلان جاری کیا گیا۔ "سابق وزیر اعظم پنجاب خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کے خلاف ۱۹۴۹ء کے پروڈا ایکٹ کے ماتحت انکوائری کے سلسلہ میں لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل کے پاس پہنچ چکا ہے۔ گورنر جنرل اس فیصلہ پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ چونکہ مدعا علیہ کو آخری فیصلہ میں تمام الزامات میں بے گناہ بتایا گیا ہے۔ لہٰذا مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت مدعا علیہ کو نااہل و ڈسکوالیفائی کئے قرار دینے کے اختیار کا اطلاق نہیں ہوتا۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ "یاد رہے کہ پنجاب میں ۲۵ر جنوری ۱۹۴۹ء کو آئین معطل کئے جانے کے بعد گورنر پنجاب نے ۱۷ر جون ۱۹۴۹ء کو لاہور ہائیکورٹ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ پروڈا ایکٹ کے مطابق خان افتخار حسین کے خلاف "بدانتظامی" کے گیارہ الزامات کی تحقیقات کرے۔ یہ انکوائری چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس کارنیلیس پر مشتمل ایک ڈویژن بنچ نے کی جس نے مدعا علیہ کو متفقہ طور پر آٹھ الزامات سے بری کر دیا۔ باقی ماندہ الزامات کے سلسلہ میں دونوں ججوں میں اختلاف تھا۔ ان بقیہ الزامات کا تعلق مدعا علیہ کی طرف سے ضلع منٹگمری میں اقبال نگر فارم کا حصول راجہ حسن اختر کے خلاف ایک مقدمہ واپس لینے اور ۵؍ جنوری کو جب مدعا علیہ وزیر اعظم تھے) راجہ حسن اختر اور خواجہ عبد الرحیم کے حق میں کانفیڈنشل (خفیہ) ریمارکس پر پچھلی تاریخ ڈالنے سے تھا۔ چیف جسٹس نے یہ قرار دیا کہ مدعا علیہ پر تینوں الزامات ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان تین الزامات کو جن پر ڈویژن بنچ کے ججوں میں اتفاق رائے نہ تھا چیف جسٹس کے نامزد کردہ ایک تیسرے جج جسٹس محمد خورشید زمان کے سامنے پیش کیا گیا موخر الذکر نے ان الزامات پر ازسرنو دلائل کی سماعت کی۔ اور اپنا فیصلہ ڈویژن۔ بنچ کے ججوں کی رپورٹوں کے ہمراہ ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل کے پاس بھیج دیا۔

حفاظتی کونسل کی نشست کے لئے لبنان اور ترکی میں مقابلہ

پاکستان غیر جانبدار رہے گا۔

بیروت ۹ر ستمبر۔ لبنانی وزارت خارجہ کو عرب لیگ کے سیکرٹریٹ سے ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ سال کے آخر میں حفاظتی کونسل کی جو نشست مصر خالی کرنے والا ہے۔ اس کے متعلق لبنان کی امیدواری کے لئے حمایت حاصل کرنے کی عرب ممالک کیا کوشش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ حمایت کے متعلق متعدد وعدے ہو گئے ہیں۔

یہاں کے ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نشست کے لئے لبنان اور ترکی کے امیدواروں کے متعلق پاکستان کا رویہ "غیر جانبداری" کا ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے سرکاری طور پر لبنانی حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ اس معاملہ میں ان کی حکومت غیر جانبدار رہے گی۔

یاد ہوگا گذشتہ ہفتہ چوہدری محمد ظفر اللہ نے دمشق میں کہا تھا کہ اس سوال پر مشرق میں اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لبنانی وزارت خارجہ کے ماہرین نے اقوام متحدہ کی اسمبلی کے لئے لبنانی مندوبین کو تمام صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے۔ لبنانی وفد اپنے ہمراہ سرحدوں پر یہودیوں کی مسلسل زیادتیاں اور ۲۴ر جولائی کو ایک لبنانی طیارہ پر ایک یہودی لڑاکا طیارہ کے حملہ کی پوری رپورٹ لے جائے گا۔

(اسٹار)

اقوام متحدہ کے شامی وفد کی تشکیل

دمشق ۹ر ستمبر۔ لیک سکسیس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے شامی وفد کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے وفد کی قیادت آزمودہ کار سیاست دان فارس الخوری کریں گے۔ وفد کے دوسرے ارکان شامی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر صلاح الدین الطرازی اور ماسکو میں شامی سفیر مسٹر فرید زین الدین ہونگے (اسٹار)

عرب ممالک کے درمیان ڈاک کے انتظام

عمان ۹ر ستمبر۔ اردنی وزارت مواصلات کو عراقی حکومت کی یہ تجویز موصول ہوئی ہے کہ عرب ممالک کے درمیان ڈاک کے انتظامات پر غور کرنے کے لئے عرب لیگ کی مواصلات کمیٹی کا ایک اجلاس طلب کیا جائے۔ اس اجلاس میں ٹیلیفون کے مسائل پر بھی گفتگو ہوگی۔ (اسٹار)